رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا اک کلاں محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہفتہ وار اخبار جوہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

ایڈیٹر و پروپرائیٹر قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۲

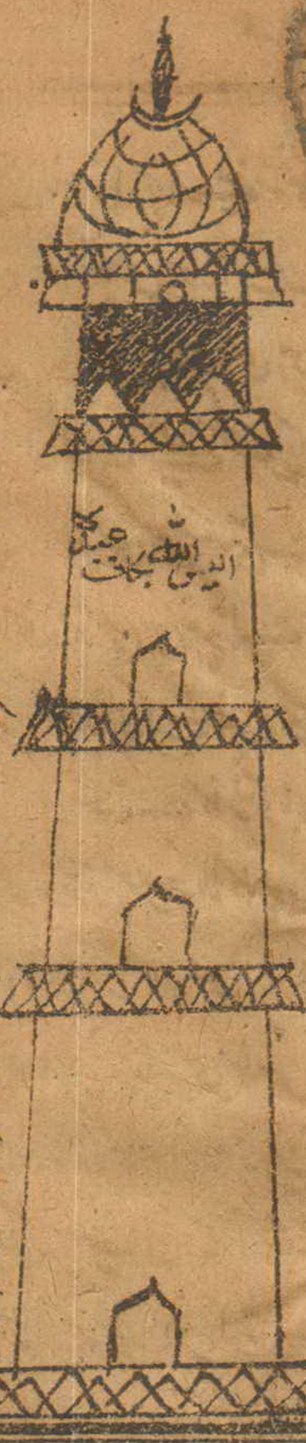

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ روزانہ درس قرآن شریف عصر کے وقت مسجد اقصیٰ میں فرماتے ہیں۔

۲۔ حضرت ام المومنین چند روز کے لئے مالیر کوٹلہ تشریف لگئی تھیں۔ صاحبزادگان واللا بتار اور تمام خاندان نبوت میں خیر و عافیت ہے۔

۳۔ خاکسار قاسم علی کی طبیعت ۲۷ دسمبر سے بخار زہی کھانسی اور نجار اسہال ایک دو روز سے آرام ہے الحمد للہ

۴۔ معلوم ہوا کہ جلسہ سالانہ پر تین سو اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

۵۔ ہائی سکول میں صاحبان کیمبرج مدارس کا دورہ ہو چکا ہے۔

پورٹ بلیر و نکوبار

مبلغین کو مژدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، چند سطور بواسطہ آنجناب احباب کو پہنچانا چاہتا ہوں شاید اللہ کریم کسی کو توفیق دے کہ ان جزائر میں احمدیت کی اشاعت کا ثواب حاصل کرے۔

(۱) پورٹ بلیر جنوبی انڈیا میں واقع ہے جسمیں تیس چالیس گاؤں ہیں جنمیں سے بعض ٹکٹ ایٹ لیو قیدیوں سے آباد ہیں جو دس سال قید بھگت کر زراعت و فبو پیشوں سے اپنا گذارہ کرتے ہیں اور شادی وغیرہ کر کے بیس سال تک یہاں رہکر مندوستان کو واپس آجاتے ہیں اور بعض یہیں اپنا وطن بنا لیتے ہیں مگر آجکل رہائی یافتہ قیدیوں کو رخصت ہی کر دیا جاتا ہے بعض گاؤں فری یعنے آزاد شدہ قیدیوں کی اولاد اور ہندوستان کے دوکانداروں سے آباد ہیں ان میں سے ابرڈین اور جزیرہ روس زیادہ آباد اور ماڈرن ہیں جزیرہ روس میں اکثر افیسر اور حکام اور چیف کمشنر صاحب بہادر رونق افروز ہیں یہ جزیرہ جو ایک میل طول اور نصف میل عرض رکھتا ہے پورٹ بلیر کا دارالخلافہ سمجھنا چاہئے۔ اکثر قیدی دوسرے مشقت کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں جن سے تعلق اور میل جول ممنوع ہے یہاں قیدیوں کی اولاد اور دیہات میں دینداری بہت ہی کم ہے بلکہ جوانوں کو نماز اور کلمہ بھی کم آتا ہے۔ لیکن شوق رکھتے ہیں یہاں ابرڈین جو آزاد لوگوں کا مسکن ہے اسمیں ایک مسجد بھی ہے جہاں ایک قیدی صفائی اور امامت کا کام کرتا ہے جسے سرکار سے راشن وغیرہ ملتا ہے۔ لیکن دینداری اور علم سے تہیدست ہے ہاں مولود خوانی اور جنازہ وغیرہ کا کام کر سکتا ہے اسکی اقتدا میں گاہے گاہے ایک دو قیدی نماز پڑھ لیا کرتے مسلمان دفاتر میں کام کرتے قریباً سب بے نماز ہیں بہرحال مسجد میں بھی دیکھے جاتے شاید گھروں میں نماز پڑھتے ہوں مگر ۹۰۰ یہاں وہ دوست جو احمدی ہیں وہ نمازی ہیں الحمد للہ جو ہمارے مخالف ہیں نماز اور زکوٰۃ سے چنداں تعلق نہیں رکھتے بلکہ بعض جو بے نماز ہیں وہ ہماری مخالفت زیادہ کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گمان کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نرم مزاج حلیم محمد عارف کی سی طبیعت والا یہاں پر زیادہ کام کرے اور لوگوں کے گھر جا جا کر بھی یا حجرہ مسجد میں لڑکیوں کو دین کی تعلیم دے خرچ اخراجات کا خدا انتظام کر ہی دیگا چند سال ہوئے کہ ایک کہیں سے نیم مولوی یہاں آگیا تھا اسے یہاں کے متمول اصحاب میں سے ایک نے روپیہ اور دیگر امداد سے اسے دو تین سال رکھا لیکن سکہ قلبی کی وجہ سے اسے یہاں سے رخصت اور بعض ایسی حرکات سے اسکا یہاں رہنا اسکے سرپرست نے خطرناک سمجھا۔ جاتا ہوا تین چار سو کا مال لیگیا اور بھی احسان کیا گیا۔ بلکہ بعض فری ایجوکیشن دیہات میں ہی ایسے شخص کا گذارہ ہو سکتا ہے ابر ڈین میں بھی خاصہ گذارہ ہو سکتا ہے کام کرنے والے آدمی کو ملک سے دوگنا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور خدا کے ہاں سے اجر علیحدہ ہوگا پس میں جانتا ہوں کہ کوئی صاحب ایسا یہاں آوے تو اسکے بیوی بچے کا بھی گذارہ ویسے ہی چل سکتا ہے۔ اگرچہ یہاں تامل۔ تیلگو۔ ملیالی۔ کنڑی۔ مدراسی۔ تلیگو۔ سیلونی اردو بولی جاتی ہیں۔ لیکن اردو قریباً ہر ایک سمجھتا ہے۔

نکوبار

جزائر نکوبار میں اصلی باشندے وحشی ہیں صرف تین سال سے لنگوٹی پہننے کی عادت ڈالی گئی ہے۔ روپیہ کا استعمال قطعاً نہیں سمجھتے۔ ناریل پر ان کا گذارہ ہے جسے چاول وغیرہ سے تبادلہ کر کے گذارہ کرتے ہیں رنگ گودنا ہے شیطان کی پوجا کرتے ہیں (اہرمن) تاکہ نقصان نہ پہنچائے مردوں کو دباتے ہیں۔ قبر میں زیور کھانے کی چیزیں۔ ناریل مرغی وغیرہ کفن ریشمی مردے کے ساتھ دباتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد کھوپری نکال لاتے ہیں۔ جسے پاس رکھتے ہیں جبتک کہ کوئی اور گھر کا ممبر نہ ہوے مشنری بھی ایک نکوبار میں مقیم ہے لیکن صرف بیس افراد تک عیسائی ہوئے ہیں جنکی خوراک اور تعلیم کا مشن خود بندوبست کرتا ہے مشن سکولی میں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں نکوباری زبان میں انجیل کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے علاوہ وحشی لوگوں کے جنکی کثرت سے آبادی ہے ڈیڑھ سو دوکانیں ہیں جنمیں بمبئی سورت گجرات کے مسلمان سوداگروں کے گماشتے (ایجنٹ) نکوبار (کارنکوبار جسے شمالی نکوبار کہتے ہیں) میں متعین ہیں ایک صد روپیہ گورنمنٹ کو دیکر ہر ایک وہاں دوکان کھول سکتا ہے اور سالانہ عہ یا عہ روپیہ محصول دوکان کا بھی ہے دوکان پتی کی ہوتی ہے بعض لکڑی کی بھی بنا لیتے ہیں ایجنٹ ناریل جہازوں میں بھر کر رنگون وغیرہ میں بھیجتے ہیں اوسط درجہ کا دوکاندار جو تین چار سو روپیہ لگائے سال میں آٹھ سو یا ہزار روپیہ کما سکتا ہے۔ دوکاندار کپڑا اسرخ جس کی لنگوٹی وحشی پہنتے ہیں بیچا کرتے ہیں تمباکو وغیرہ خوردنی اشیا بھی فروخت کرتے ہیں تمباکو۔ چاول۔ کپڑا۔ دوا (خنجر ناریل کاٹنے کے لئے

القصہ یہاں اگر کوئی ایسا شخص آوے جو دین سے کسی قدر واقف ہو اور قدرے طب بھی جانتا ہو تو اسے بہت فائدہ ہوگا۔ اگر ایک دوکاندار قریباً عہ ماہوار بھی دینے کو طیار ہو جاویگا کیونکہ وہاں کوئی ڈاکٹر حکیم نام کو نہیں ہے ایسا شخص دو تین یا چند گایوں کو رکھکر بھی اپنا خاصا گذارہ کر سکتا ہے چرواہے کی ضرورت نہیں کیونکہ گھاس عام ہے اور ناریل کی کھیتی کو مویشی نقصان نہیں پہنچاتے انڈہ مرغی پال کر بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور یہ چیزیں پورٹ بلیر میں بہت لگتی ہیں۔ افیم بھنگ وغیرہ منشی اشیاء کی خرید و فروخت سخت ممنوع ہے

پورٹ بلیر سے مہینہ میں ایک بار جہاز آتا جاتا ہے اور کوئی کرایہ نہیں۔ انسان سفت میں آجا سکتا ہے ہاں کلکتہ سے پورٹ بلیر (عہ) اور برہما رنگون سے صہ پورٹ بلیر تک تیسرے درجہ کا کرایہ لگتا ہے جہاز میں خوراک ڈبل روٹی وغیرہ ساتھ لاکر تیسرے درجہ والے گذارہ کر لیتے ہیں یا جہاز والوں سے عہ خوراک دیکر کھانا کھا لیتے ہیں سیکنڈ کلاس جہاز کا کرایہ مدہ بمع خوراک مللہ قصہ کوتاہ نکوبار (کار نکوبار جو پورٹ بلیر ۹۰ میل جنوب کو ہے) میں کسی طبیب مبلغ کو بہت مفاد حاصل ہو سکتے ہیں اور کوئی پانچ چھ سو روپیہ دوکان میں لگا دے تو دو تین سال میں کہا پی کر دو تین ہزار روپیہ کما سکتا ہے ہوشیار یہ سب باتیں مبالغہ سے خالی ہیں۔ ہاں طبیب مبلغ کو ملیریا بخار یعنے موسمی بخار جس کے لئے کونین اکسیر ہے اور قبض اور آنتک یا سوزاک کی بھی ادویات پاس ہونی ازبس ضروری ہیں۔ چونکہ پورٹ بلیر میں چند احمدی ہیں اسلئے ایسے شخص کو یہاں سے حوصلہ افزائی اور مناسب امداد بھی مل سکتی ہے اگر مذکورہ بالا امراض جس میں اکثر بخار موسمی ہی ہوتا ہے اس کا علاج کرنا اپنا فرض سمجھے وہ کم از کم کھا پی کر اپنے بیوی بچے کو پال کر صہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار تک بچا سکتا ہے کار نکوبار (شمالی نکوبار) جسمیں زیادہ آبادی ہے وہاں موضع ملاکا پور میں ایک نفیس مسجد بھی ہے یہاں آبادی زیادہ اور وہاں ایک ملاں مالا باری بھی رہتا ہے جو صرف نماز ہی جانتا ہے مگر خاصا آسودہ معلوم ہوتا ہے وہاں تمام اردو زبان سمجھ سکتے ہیں۔ نرم مزاج لوگ ہیں جو کہ سیٹھوں کے ایجنٹ ہیں روپیہ ان کے پاس بکثرت ہوتا ہے میرا دل کرتا ہے کہ کوئی دوست جو کسی قدر طبیب ہو وہ بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے بلکہ لوگ اسے سر پر اٹھا لینگے۔ کیونکہ کوئی دوائی کا بندوبست نہیں ہے۔ ہاں کرایہ آنیکا کیا لگتا ہے کلکتہ بکیس کا کرایہ امرتسر سے آجکل مدہ تھرڈ کلاس کا ہے اور کلکتہ سے پورٹ بلیر تک کا کرایہ تھرڈ کلاس عہ ہے بمع خوراک مدہ آنے سے پیشتر یہاں مجھے یا کسی اور دوست کی معرفت اجازت نامہ اترنے کے لئے پہلے بذریعہ تار کلکتہ سے انتظام کر لینا چاہیئے کیونکہ یہاں بغیر پرمٹ کے کوئی اتر نہیں سکتا۔ ہر ایک جہاز بھی یہاں آ نہیں سکتا۔ مہاراجہ جہاز ہی آتا جاتا ہے جس کی آمد و رفت کی بھی خاص خاص تاریخیں ہیں۔ مہاراجہ جہاز کے مسافر کلکتہ میں بازار خضر پور ڈیپو ۱۸ میں جمع ہوتے ہیں۔ وہاں سے وہ جہاز کے گھاٹ پر آتے ہیں۔ جو کالے پانی کے جہاز مہاراجہ کا گھاٹ ہے جہاز میں آکر کپتان جہاز کو عہ دیکر سوار ہو جاتے ہیں اکثر لوگ جہاز میں آسوار ہوتے ہیں اور کپتان کا کلرک ان سے کرایہ وصول کر کے رسید دے دیتا ہے۔ مگر سب مسافر پورٹ بلیر میں اپنے اترنے کے لئے پرمٹ کا جہاز کے چلنے سے پیشتر بندوبست کر لیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پر کہ اپنے دوست کو مدہ کی تار دیدی کہ میں

(باقی آئندہ صفحہ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان، جنوری سنہ ۱۹۱۸ء

ایک زبردست چٹھی

مسئلہ نبوت پر

حکیم شاہنواز صاحب کے نام

اخویم المکرم حکیم شاہ نواز سلمہٗ

جناب کے دو نوازشنامے مدت ہوئی رونق افروز ہوئے جن میں آپ نے عاجز کو نصیحت فرمائی ہے۔ کہ خاکسار نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرنے میں جلدی اور غلطی کی ہے۔ اور میاں صاحب کے عقائد متنازعہ فیہا حضرت مرزا صاحب۔ قرآن کریم۔ اور احادیث کے سراسر مخالف ہیں تمکو جو شکوک ہیں پیش کرو۔ جواب باصواب پاؤ گے۔ اور ہر طرح سے آپ کی تسلی کی جاویگی۔ عرصہ چار ماہ سے زیادہ گذر چکا ہے۔ کہ عاجز نے آپ کے سوالات کے جوابات لکھکر اپنے سوالات پیش کئے۔ مگر باوجود تحریری عہد و اثق کے جناب کی طرف سے "تاہنوز خاموشی ہے۔ اس لئے عاجز نے ضروری سمجھا کہ مکرر حضور کے سوالات لکھ کر ان کے جواب عرض کرے۔ اگرچہ آپکے گرامی نامے عاجز کے پاس اس وقت موجود نہیں۔ "تاہم ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آسانی کیلئے نمبر لگا دیئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ محمد حسین۔ اور آپکے درمیان جو بحث حیدرآباد سندھ میں ہوئی۔ اخبار فاروق کے ذریعہ معلوم ہوئی۔ آپکے سوال نہایت ہی بودی۔ علوم اسلامیہ سے ناواقفی کا نتیجہ تھا۔

سوال نمبر ۲۔ منعم علیہم۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالح ہیں۔ کیا جو ان میں شامل نہیں وہ مغضوب علیہم۔ اور ضالین میں شامل ہے۔ حالانکہ یہ بالبداہت باطل ہے۔ کیا تم نبی ہو۔ یا صدیق۔ یا شہید۔ یا صالح؟

سوال نمبر ۳۔ حضرت مرزا صاحب کو شقوق اربعہ حاصل تھے۔ یا ایک یا دو۔ یا تین۔ اگر شقوق اربعہ حاصل تھے۔ تو ان کے حصول کے لئے دعا کرنا تحصیل حاصل ہے۔

سوال نمبر ۴۔ حضرت مرزا صاحب کو میاں صاحب نے مثل انبیاء سابق نبی قرار دیا ہے۔ اور ان کے منکر کو کافر۔ اس کا نام بنوت مستقلہ ہے۔

سوال نمبر ۵۔ کیا خود بدولت (غلام حسین) کے لئے حصول نبوت ممکن یا ناممکن۔ اگر ممکن تو حضرت مرزا صاحب کا حسب تصریح حقیقۃ الوحی فرمانا کہ نبوت کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں غلط ٹھہرتا ہے۔ اگر ناممکن تو طلب محال جنون ہے۔

سوال ۶۔ مغضوب علیہم بے جا عداوت کرنے والے۔ اور ضالین بیجا محبت کرنے والے ہیں جیسا کہ یہود نے حضرت عیسیٰ کے حق میں تفریط۔ اور نصاریٰ نے افراط کی۔ اسی طرح مثیل مسیح کے وقت ہونا ضروری ہے مثیل مسیح کے حق میں غلو کس نے کیا۔ سوچ لو۔

سوال نمبر ۷۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق۔ حضرت مرزا صاحب کو قرار دینا غلط ہے دیکھو سورۃ الاعراف پارہ ۹ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورات والانجیل۔ الانجیل کا لفظ قابل غور ہے۔

جوابات

(۱) عاجز نے محمد حسین سے پوچھا تھا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے منکر حسب تصریح سورہ فاتحہ کس گروہ میں شامل ہیں۔ محمد حسین نے جواب دیا تھا کہ ضالین میں شامل ہیں۔

ا۔ آپ ظاہر فرماویں کہ عاجز کا سوال کن کن قرائن اور وجوہات کے سبب غلط اور علوم اسلامیہ سے ناواقفی پر دلالت کرتا ہے۔

ب۔ حضرت اقدس مسیح موعود امام آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصانیف خاصکر سورہ فاتحہ کی تفسیر میں متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ میرے منکر تو ہیں کرنے والے المغضوب علیہم میں شامل ہیں۔ لہذا ہر ایک احمدی جانتا ہے کہ محمد حسین کا جواب کہ ضالین میں شامل ہیں۔ بالکل غلط علوم اسلامیہ سے ناواقفی کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ صرف قرآن ہی ایسے لوگوں کو یہودی نہیں بناتا۔ بلکہ حدیث بھی ان کو یہی خطاب دے رہی ہے۔

ج۔ جب آپ کہتے ہیں کہ مغضوب علیہم بیجا عداوت کرنے والے اور ضالین بیجا محبت کرنے والے ہیں۔ تو برائے خدا غور فرماویں کہ جن لوگوں نے مسیح موعود کو قبول ہی نہیں کیا۔ وہ بیجا محبت کس طرح کر سکتے ہیں۔ کیا معنی۔ یعنی کس طرح ضالین ہو سکتے ہیں۔ آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ یہ محمد حسین اور آپکے درمیان میں نزاع ہے۔ آپ کی تحریر اس پر شاہد ہے کہ منکر مغضوب علیہم میں شامل ہیں۔ جنہوں نے بیجا عداوت کی اور محمد حسین انہیں ضالین بتلاتا ہے۔ خیر آپ قرآن کریم احادیث صحیحہ کلام مسیح موعود سے ثابت فرماویں کہ مسیح موعود کے منکر ضالین میں شامل نہیں۔

د۔ سنئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"غیر المغضوب علیہم کی دعا سکھلانے سے مطلب یہ تھا۔ کہ ایک وقت مسلمانوں میں سے پورے طور پر یہودیوں کی پیروی کرے گا۔ اور خدا کے مسیح کی تکفیر کرکے۔ اور اس کی نسبت قتل کا فتویٰ لکھکر اللہ تعالےٰ کو غضب میں لائیگا۔ اور یہودیوں کی طرح المغضوب علیہم کا خطاب پائیگا۔ یہ ایسی صاف پیشگوئی ہے کہ جب تک انسان عمداً بے ایمانی پر کمربستہ نہ ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور صرف قرآن ہی ایسے لوگوں کو یہودی نہیں بناتا۔ بلکہ حدیث بھی یہی ان کو خطاب دے رہی ہے"

دیکھو خزینۃ المعارف صفحہ ۲۰۹۔ اگرچہ اہل بصیرت کے لئے یہ کافی ہے۔ مگر اور سنئے۔ ملاحظہ کریں خزینۃ المعارف صفحہ ۱۹۵:۔

"مغضوب علیہم سے مراد اس سورت میں بالیقین وہ لوگ ہیں جو مسیح موعود سے انکار کرنے والے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کی تکفیر اور تکذیب اور توہین کرنے والے ہیں۔ تو بلاشبہ ان کے مقابل پر منعم علیہم وہی لوگ اس جگہ مراد رکھے گئے ہیں جو صدق دل سے مسیح موعود پر ایمان لانے والے۔ اس کی دل سے تعظیم کرنے والے اور اس کے انصار ہیں اور دنیا کے سامنے اس کی گواہی دیتے ہیں" نیز ملاحظہ فرماویں صفحات ذیل کتاب مذکور ۱۸۵-۲۱۸-۲۴۲-۲۴۵۔ تا جناب پر روشن ہو جاوے۔ کہ عاجز کا سوال علوم اسلامیہ سے ناواقفی کا نتیجہ تھا۔ یا محمد حسین کا جواب۔

نوٹ جلی عبارت کو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ اور سوچیں کہ دنیا کے سامنے کون فریق گواہی دے رہا ہے خاصکر مسالک غیر میں۔ اور احمدیت کے ذکر کو کون سم قاتل خیال کرتا ہوا پہلو تہی کر رہا ہے۔ عاقلاں خوب میدانند

اور سنئے مسیح موعود فرماتے ہیں۔

مغضوب علیہم کا مصرح یہ مشار ہے۔ کہ وہ لوگ یہودی اس لئے کہلائیں گے۔ کہ خدا کے مامور کو جو ان کی اصلاح کے لئے آئیگا۔ بنظر تحقیر و انکار دیکھینگے۔ اور اس کی تکذیب کریں گے۔ ..... اس لئے وہ آسمان پر مغضوب علیہم کہلائیں گے صفحہ ۲۶۴ و ۲۶۸۔ قرینۃ المعارف

اور سنئے مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "سورہ فاتحہ میں صرف دو فتنوں سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی ہے۔ (۱) یہ فتنہ کہ اسلام کے مسیح موعود کو کافر قرار دینا اس کی توہین کرنا ..... غیر المغضوب علیہم میں انہیں باتوں کی طرف اشارہ ہے"

آپ سمجھ گئے ہونگے کہ مسیح موعود کے منکر مغضوب علیہم میں شامل ہیں۔ نہ کہ ضالین میں ھو المطلوب

جواب سوال نمبر ۲۔ حضرت امام آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفسیر سورہ فاتحہ میں فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۲۔ خزینۃ المعارف

"اس جگہ ایک بات کسیقدر زیادہ تفصیل کے لائق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو سورہ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے۔ کہ وہ اس فریق کی راہ خدا تعالیٰ سے طلب کرتے رہیں۔ جو منعم علیہم کا فریق ہے۔ اور منعم علیہم کے کامل طور پر مصداق باعتبار کثرت کمیت اور صفائی کیفیت اور بمقتضائے حضرت احدیت از روئے نص قرآنی۔ اور احادیث متواترہ حضرت مرسل یزدانی دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ صحابہ اور دوسرا گروہ جماعت مسیح موعود۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے تربیت یافتہ ہیں۔ کسی اپنے اجتہاد کے محتاج نہیں۔ وہ یہ کہ پہلے گروہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ جو خدا سے براہ راست ہدایت پاکر وہی ہدایت نبوت کی پاک توجہ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں ڈالتے تھے۔ اور اُن کے لئے مربی بے واسطہ تھے۔ اور دوسرے گروہ میں مسیح موعود ہے۔ جو خدا سے الہام پاتا۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے فیض اٹھاتا ہے۔ لہذا اس کی جماعت بھی اجتہاد خشک کی محتاج نہیں جیسا کہ آیت **وآخرین منھم لما یلحقوا بھم** سے سمجھا جاتا ہے۔ اور درمیانی گروہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور جس کی نسبت فرمایا ہے **لیسوا منی ولست منھم**۔ یعنی وہ لوگ مجھ سے نہیں ہیں۔ اور نہ میں ان میں سے ہوں۔ یہ گروہ حقیقی طور پر منعم علیہم نہیں ہیں۔ اور اگرچہ زمانہ فیج اعوج میں بھی کثیر گمراہوں کے مقابل نیک اور ہر صدی کے سر پر مجدد بھی ہوتے رہے ہیں۔ لیکن حسب منطوق آیت **ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین** خالص محمدی گروہ جو ہر ایک پلید لونی اور آمیزش سے پاک اور توبہ نصوح سے غسل دیئے ہوئے ایمان۔ اور دقائق عرفان اور علم اور عمل اور تقوے کے لحاظ سے ایک کثیر التعداد جماعت ہے۔ یہ اسلام میں صرف دو گروہ ہیں۔ یعنی گروہ اولین۔ اور گروہ آخرین جو صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے۔ اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی انوار پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس سورہ میں انعمت علیہم کے فقرہ سے بھی مراد دو گروہ ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جماعت کے اور مسیح موعود مع اپنی جماعت کے۔ خلاصہ کلام یہ کہ خدا نے ابتداء سے اس امت میں دو گروہ تجویز فرمائے ہیں۔ اور انھیں کی طرف سورہ فاتحہ کے فقرہ انعمت علیہم میں اشارہ ہے"

"ایک اولین جو جماعت نبوی ہے۔ دوسری آخرین جو جماعت مسیح موعود ہے" زیادہ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرماویں صفحہ ۱۹۲ سے ۱۹۵ تک کتاب خزینۃ المعارف

نوٹ۔ عاجز کے خیال میں۔ آپکے سوال کا جواب اور تفسیر سورہ فاتحہ (خزینۃ المعارف) کما حقہ دیا گیا ہے۔ آپکے سوالوں کے جواب اچھی طرح سمجھنے کے لئے منعم علیہم۔ مغضوب علیہم۔ ضالین۔ میں سے ہر ایک کی تشریح معلوم ہونی چاہئے۔ لہذا خاکسار ہر ایک فریق کی تشریح کے لئے صفحات خزینۃ المعارف عرض کرتا ہے آپ غور سے ملاحظہ فرماویں گے۔ پھر مخفی نہیں رہیگا کہ آپ برحق پر ہیں یا نہیں۔

ان صفحات پر آپ کے سوالوں کے جواب ہیں۔

منعم علیہم کی تفسیر کے لئے ملاحظہ فرماویں۔ صفحات ذیل

۴۶-۴۷-۴۹-۱۸۴-۱۸۵-۲۳۶-۲۳۹-۲۴۳-۲۴۵-۲۷۱-

مغضوب علیہم کی تفسیر کے لئے صفحات ذیل ۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۰۹-۲۱۸-۲۱۹-۲۳۷-۲۲۶-۲۳۸-۲۴۰-۲۴۷-۲۶۳-۲۶۴ و ۲۶۸ وغیرہ وغیرہ

والضالین ۱۵۰-۱۷۷ و ۲۰۵ و ۲۰۷ و ۲۱۲ و ۲۱۴-۲۱۷-۲۱۸-۲۳۷ و ۲۳۸-۲۴۰-۲۶۸

خاکسار نے اس واسطے صفحوں کے حوالے دیئے ہیں۔ کہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔ آپنے فرمایا ہے کہ خاکسار اس حدیث سے ناواقف ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ سورہ فاتحہ کا نصف میرے لئے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے۔

لہذا خاکسار نے متعدد دفعہ خزینۃ المعارف تفسیر سورہ فاتحہ کو نہایت ہی غور اور فکر سے پڑھ کر آپکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالوں کا جواب لکھا ہے۔ آپ غور کریں گے۔ تو سمجھ لیں گے کہ آپ اپنے دعوے میں صادق نہیں نکلتے۔

نیز ملاحظہ کریں۔ خزینۃ المعارف صفحہ ۲۲۵

"غرض یہ چار مراتب کمال ہیں۔ جن کو طلب کرنا ہر ایک ایماندار کا فرض ہے۔ اور جو شخص ان سے بکلی محروم ہے۔ وہ ایمان سے محروم ہے" مگر آپ فرماتے ہیں کہ بالبداہت باطل ہے۔

جواب سوال ۳۔ حضرت مسیح موعود کو تین مراتب یعنی صدیقیت تک اکتسابی اور نبوت موہبت الٰہی سے عطا ہوئی۔ لہٰذا آپ کو کمالات اربعہ حاصل تھے

ا۔ حضرت مسیح موعود نے دعوے نبوت کیا۔ اور اس پر دلائل تحریر فرمائے۔ ملاحظہ فرماویں آپ کی تصنیفات کثیرہ مثلاً حقیقۃ الوحی۔ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ الوصیت۔ الہامات کثیرہ۔ وغیرہ وغیرہ

ب۔ خلیفہ اول نے حضرت مسیح موعود کی نبوت پر احادیث صحیحہ سے استدلال فرمایا۔

ج۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا۔

د۔ خود جناب نے سوال نمبرہ میں حسب تصریح حقیقۃ الوحی نبوت کو مسیح موعود کے لئے مخصوص ہونا تسلیم کیا۔

نوٹ۔ کیا آپ مہربانی فرما کر ثابت کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مہدی کا منصب بیان فرمایا آپ کے لئے کونسا درجہ ظاہر کیا۔ اور سنئے صفحہ ۲۳۹ خزینۃ المعارف

"اور اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ یعنی منعم علیہم۔ پس خدا نے ارادہ فرمایا۔ کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے۔ اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کر کمال تک لیجاوے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔ اور جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے ایک نشان تھا۔ ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تباہ کارو ایک نشان ہوں پس اے غافلو توبہ کی طرف جلدی کرو۔ اور میں منعم علیہم میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔ اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا چاہا کیا ہے۔ کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو؟

غور فرماویں مسیح موعود تو فرماویں کہ میں منعم علیہم میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔ اور آپ شقوق اربعہ کے حصول کا استفسار فرما رہے ہیں۔ یہ ہیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔

آپ کا یہ اعتراض باقی رہا کہ اگر آپ کو کمالات اربعہ حاصل تھے۔ تو اس کے حصول کے لئے دعا کیوں کرتے تھے۔ اس کا جواب بفضل خدا تفسیر سورہ فاتحہ سے لکھتا ہوں۔ دیکھو خزینۃ المعارف صفحہ ۲۶۷

"بعض کہتے ہیں کہ انبیاء اس دعا کو کیوں مانگتے ہیں ان کو معلوم نہیں وہ ترقیات کے لئے مانگتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ غیر محدود ہے۔ اس کے فیضان و فضل بھی غیر منقطع ہیں اس لئے۔ اس لئے وہ ان غیر محدود فضلوں کے حاصل کرنے کے لئے۔ اس دعا کو مانگتے تھے"۔

کیا آپ کے سوال کا جواب کافی سے بڑھ کر مسیح موعود کے کلام سے دیا ہے۔ یا نہیں۔ ماننا نہ ماننا آپ کے اختیار میں ہے۔ تعجب ہے کہ آپ مجھکو لکھتے ہیں کہ

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

اور اپنے اعتراضات کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ کہ کہاں تک حق کا پہلو رکھتے ہیں۔ حسب فرمودہ حضرت مسیح موعود آپ خدا سے لڑ رہے ہیں۔ کما مر سابقاً

جواب سوال نمبر ۴۔ آپ مہربانی فرما کر بہ ادلہ قرآنیہ و حدیثیہ ثابت کریں کہ وہ کونسی نبوت ہے جس کا منکر مسلمان رہتا ہے۔

(ا) ب۔ بشرطیکہ وحی الٰہی میں اس کو نبی اللہ فرمایا ہو

ب۔ مدعی نے دعویٰ نبوت کیا ہو۔

ج۔ اس کے دعوے کے ثبوت کے لئے زمین اور آسمان نے گواہی دی ہو۔ اس کتب سابقہ میں بطور پیشگوئی اس کا ذکر ہو۔

(۲) خلفاء کے منکر پر کفر کا فتویٰ قرآن کریم میں موجود ہے۔ ارشاد ربی ہے۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون۔ اور مومن کو فاسق کے مقابل رکھا ہے۔ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ از خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ کیا مسیح موعود خلیفہ برحق نہیں ہوئے۔ اگر ہوئے اور ضرور ہوئے ہیں۔ تو آپ کے منکر کو کیا سمجھا جاوے۔

(۳) حضرت خلیفہ ثانی نے انہیں معنوں میں حضرت مسیح موعود کو نبی مانا ہے۔ جن معنوں میں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ یعنے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۸ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۸ و ۱۵۰۔ الوصیۃ صفحہ ۱۲۔ اور حقیقۃ النبوۃ وغیرہ تصنیفات خلیفہ ثانی کی طرف توجہ کریں۔ اور ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۶ نمبر ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء وغیرہ میں وہ مضمون جو نبوت کے متعلق ہے۔ مثل انبیائے سابق ان معنوں میں تو خلیفہ صاحب نے نہیں مانا۔ کہ آپکی نبوت مثل انبیائے سابق بلا واسطہ تھی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کو بالواسطہ مانا ہے جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود نے ظاہر فرمایا۔ اگر آپ فرماویں۔ کہ آپکے منکر کو کافر کیوں سمجھا جائے تو اس کا جواب گذر چکا۔ ہاں مزید اطمینان کے لئے دیکھیں حقیقۃ الوحی ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ۔ پس اس آیت سے صریح طور پر ثابت ہے کہ اگر مدعی صادق ہے تو اسکا مکذب منکر اظلم۔ ہاں اگر مدعی مفتری علی اللہ ہے تو وہ اظلم ہے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ دونوں اظلم کے فتوے سے بچ سکیں جب مسیح موعود کو آپ صادق خلیفہ برحق مانتے ہیں تو آپ کے منکر کو کیوں اظلم نہیں سمجھتے۔ اظلم بمعنے مشترک اس جگہ مسیح موعود سے ثابت ہے اس سے زیادہ اور واضح ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

جواب سوال نمبر ۵۔ آپ کے نزدیک نبوت اکتسابی ہے یا وہبی۔ بصورت اول ثبوت مطلوب ہے بصورت ثانی یعنے اگر موہبت الٰہی کا نتیجہ اور وہبی ہے تو سوال ہی غلط ہے

(ب) جب ارشاد ربی ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ تو کون دعویٰ کر سکتا یا جواب دے سکتا ہے کہ میرے لئے نبوت ممکن ہے یا اکتسابی طور پر درجہ نبوت حاصل کر سکتا ہوں۔

(ج) نبی ضرورت حقہ کے لئے آتے ہیں جیسا کہ اس پر قرآن کریم اور انبیائے اکرام کی بعثت گواہ ہے جب ایسی ایک نبی (حضرت مسیح موعود) رحلت فرما جائے اور آپ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خداوند کریم کے فضل وکرم سے ہم میں موجود ہے۔ تو آپ خود فرما سکتے ہیں کہ آپکا بیعت شدہ مرید کس طرح دل میں ایک لمحہ کے لئے یہ خیال (نبوت) لا سکتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ حکیم کو مریض کے پاس بلایا جاتا ہے۔ انی جاعلك للناس اماماً ۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔

(د) حضرت مسیح موعود عین ضرورت حقہ کے وقت تشریف فرما ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا۔ ماننے والوں نے مانا پھر جھگڑا الٰہی کیا رہا؟

(ر) جہاں پر حضرت مسیح موعود نے نبوت کو اپنے لئے مخصوص فرمایا ہے وہاں پر اسکی وجہ صاف طور پر بیان فرمادی ہے ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

(س) سورہ فاتحہ کے لئے دعا صراط الذین انعمت علیہم میں کمالات اربعہ کے حصول کا وعدہ ہے جب نبوت پر حصر نہیں تو دعا جنوں کیوں ہے۔ جنوں اس حالت میں ہوتا جب نبوت پر حصر ہوتا یعنے صرف نبوت کا وعدہ ہوتا۔ اور اکتسابی طور پر یہ ملنا ممکن ہوتا اور باوجود مجاہدہ وسعی بلیغ حدود شرائع طالب خالی رہتا۔ جب یہ حالت ہی نہیں تو آپ جنون کیوں خیال وقائم کرتے ہیں۔ جب نبوت انسان کے اختیار میں نہیں تو استفسار کرنا چہ معنی دارد۔ اگر آپ مہربانی فرما کر خزینۃ المعارف جلد اول تفسیر سورہ فاتحہ حصہ دوم صفحہ ۸۷ سے ۸۹ تک بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمادینگے تو وہ بے بہا پا دینگے اور آپکو اپنے سوال کا جواب انشاء اللہ عجیب وغریب ملجاویگا اگر ممکن ہو تو ناظرین بھی ان صفحوں کو ملاحظہ فرمادیں۔

نوٹ۔ اگر آپکا یہ مطلب ہے۔ بعد از رسول کریم باب نبوت مسدود ہو چکا ہے یا کھلا ہے تو چودھویں صدی کے حکم کے پُر زور ادلّہ قرآنیہ واحادیثیہ سے ثابت ہے۔ کہ کھلا ہے مسیح موعود کے دعاوی کا قائل کس طرح یہ خیال کر سکتا ہے کہ بند ہے ہاں انتخاب نبوت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے دوسرے صلحاء جو قبل از مسیح موعود گزرے ہیں وہ کیوں نبی نہ ہوئے دیکھیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ تذکرۃ الشہادتین

جواب سوال نمبر ۶ ۔ اس سوال کا جواب کسی قدر مفصّل دیا گیا ہے آپکے خط سے ظاہر ہے کہ آپ ہم لوگوں کو ضالین میں خیال فرما رہے ہیں اور محمد حسین جس کی حمایت میں آپنے قلم اٹھائی ہے مسیح موعود کے منکروں کو ضالین بتاتا ہے۔ اگر آپ پوچھتے ہیں۔ کہ غلو کس نے کیا خاک رکھتا ہے کہ تفریط کس نے کی۔ اور جب یہ دونوں گروہ اس نوبت کو بخیال مراد شما پہنچے تو کفروں اور منکرین کو منعم علیہم کا خطاب دیویں۔ حالانکہ محمد حسین انکار کر چکا ہے۔

خداوند کریم کے فضل وکرم سے جیسا کہ بادلہ قاہرہ وحجج نیرہ ہم لوگ ثبوت دے رہے ہیں گروہ منعم علیہم میں ہیں۔ تفریط کی نسبت کیا عرض کی جاوے آپ لوگونکی تحریریں اور طرز عمل گواہ ہے کہ آپنے کی اخبار الفضل صفحہ ۳ سے تا اخیر صفحہ ۵ اور پیغام صلح ۱۰ اکتوبر صفحہ ۲ کالم ۲ اس سوال کے مزید تفصیل کے لئے خزینۃ المعارف کے صفحات ذیل ملاحظہ فرماویں ۲۱۵ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵

اگر تفسیر سورہ فاتحہ خزینۃ المعارف کو غور اور فکر سے اول سے تا آخر ملاحظہ فرمادینگے تو آپ پر روشن ہو جائے گا کہ خاکسار غلطی پر ہے یا آپ زیادہ تکلیف نہ کر سکیں تو صفحات عرض کردہ میں ملاحظہ فرماویں۔

جواب سوال نمبر ۷ ۔ اسکے لئے قبل ازیں مفصل عرض کر چکا ہوں مکرر عرض ہے کہ القول المحمود مصنفہ سید سرور شاہ کو دیکھیں +

آپکے جواب کا منتظر خاکسار

غلام حسین صوبیدار پلٹن ۲۲ فورس بوشہر

حضرت مسیح موعود کے اشتہارات کا مجموعہ چھپنے والا ہے

ناظرین جلد درخواستیں حسب شرائط مندرجہ فاروق بھجوائیں ۔ مینیجر

سونگھڑے کے احمدی احباب

سونگھڑے کے احمدی احباب پر جور وستم
ظالمو! کرویگا ان کو اور بھی ثابت قدم
تم گھٹانا چاہتے ہو جنکو وہ بڑھ جائینگے
آج ہیں اترے ہوئے ناخن تو کل بدر اتم
تم مٹانا چاہتے ہو وہ نمایاں ہو چکے
پیش چلنے کی نہیں کچھ بھی لقد جف القلم
دشمنانِ حق سنو! طوفان میں ہم ہیں چٹان
حافظ وناصر ہمارا ہے خدائے کیف وکم
یہ وہ پتھر ہے کہ جس پر جو گرا فوراً مرا
اور جس پر یہ پڑا ٹکڑے ہوئے اسکے پدم
اس تجارت میں کبھی نقصان ہونیکا نہیں
نقد جاں دے کر خدا سے ہمنے کیا بیع السلم
سینکڑوں سمل ہوئے جاتے ہیں اک بسم اللہ سے
کیا سمجھتے ہو اسے تم آریوں کی اوم شم
"قرض ہے واپس ملیگا ایک دن سارا دوبارہ"
نوٹ کرلیں یہ ہماری بات ارباب ستم
باز آجاؤ اذیت سے کہ وہ مولےٰ قدیر
مومنوں کے واسطے یہ کہتا ہے غیرت لاجرم
میرے پیارے بھائیو! اکمل کی جاں تم پر فدا
کونسے لفظوں میں ظاہر ہو مرا رنج والم
ایک کانٹا بھی چبھے تم کو تڑپ جاتا ہوں میں
احمد مرسل نے کچھ ایسا کیا ہم کو بہم
حیف ہے دنیا کی ہو گرد اور وہی جنکے سپرد
روکے جائیں یوں گھروں میں از رہِ ظلم وستم
جانور پانی پئیں لیکن نہ پی لیں احمدی
کیا یہی اسلام ہے انکا یہی عدل وکرم
مسجدوں میں انکی چمگادڑیں کتے پھریں
احمدی لیکن نہ ڈالے سبت کے دن بھی قدم
ہائے دل میں درد ہے اور لب پر آہِ سرد ہے
لکھ رہا ہوں نامہ محزوں یہ بیچشم نم
اے مرے پیارو مسیحا کی یہی تعلیم ہے
تم دعائیں دو اگر کرتے ہیں وہ سب وشتم

... وہ بھی دن آنا ہے مگر آہ نہیں نزدیک + جب قصر خلافت ہوگا مرجع ہر امیر وگدا + خلافت میں بیعت جائینگے ہر سو ہر ایک ملک سے + ہر طرف سے آئینگے ہر دم ہزاروں کارواں + کاروان اسلامیاں ۔ کاروان اسلامیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا غلام اللہ مرحوم کی وصیت اور اہلحدیث کی موذیانہ شرارت

اہلحدیث مطبوعہ ۱۴ر جنوری ۱۹۱۸ء میں ایک بے بنیاد بہتان میرے والد مرحوم کی قبر کے بارے میں پڑھکر مجھے سخت رنج ہوا۔ آہ! اعداء حمایت اسلام کی یہ حالت ہے کہ جھوٹ بولنے سے شرم نہیں کرتے لکھا ہے کہ مرزا غلام اللہ صاحب کی وصیت کچھ کم تھی۔ اسلئے مردہ تین روز تک پڑا رہا جب رقم پوری ہوئی تو بہشتی مقبرہ میں جگہ ملی۔

سنو! مولوی صاحب! غالباً آپ کو معلوم نہیں کہ باپ اور بیٹے کی محبت کیا ہوتی ہے؟ میرے والد صاحب اچانک بیمار ہوئے اور فوت ہوگئے میں قادیان سے بائیس کوس کے فاصلے پر ملازم تھا۔ مجھے اطلاع دینے کے لئے ایک آدمی بھیجا گیا سردی کا موسم اور بارش ہو رہی تھی اس راہ میں نہ ریل ہے نہ یکہ کچھ اور مشکلات بھی تھیں جس کی وجہ سے میرے پہنچنے میں دیر ہوگئی ادھر کچھ رشتہ دار مخالف تھے اسلئے وصیت پر میرے دستخط ہونے ضروری تھے (گو اسوجہ سے جنازہ دفن ہونے سے نہیں رکا گیا) آپ نے تین دن لکھے ہیں اگر میں چار دن بھی نہ آتا تو میرے والد کی محبت کا یہ تقاضا تھا کہ جبتک میں ان کا منہ نہ دیکھ لیتا۔ انکا جسم آغوش لحد کے سپرد نہ ہوتا اور حضرت امام برحق تو میرے آنے سے پہلے یہ بھی فرما چکے تھے کہ جنازہ کو دفنا دیا جائے۔ باقی رہی جائداد۔ میرے والد حضرت احمد مرسل کے عاشق زار تھے بموجب فرمان حضرت احمد مرسل انکی تمام جائداد بھی اشاعت اسلام و مقاصد سلسلہ احمدیہ میں خرچ ہو جاتی تو ان کو دریغ نہ تھا اور نہ ہی مجھے ہے۔

مجھے آپکی تحریر سے خوشی بھی ہوئی کہ قیامت کے دن بارگاہ خداوندی میں جبکہ اہلحدیث کے اور پرچے پیش کئے جائینگے تو یہ پرچہ بھی شامل ہوگا۔

خاکسار

مرزا اسلام اللہ ولد مرزا غلام اللہ

مرحوم و مغفور قادیان دارالامان

ایڈیٹر المنیر کے نام

حضرت مفتی صاحب کی چٹھی

جناب اڈیٹر صاحب اخبار المنیر جھنگ۔ السلام علیکم۔ آپ کا اخبار تو میرے پاس نہیں آتا مگر ایک دوست نے آپ کے اخبار مورخہ میں سے کچھ اقتباس مجھے بھیجا ہے جس میں آپنے میری رپورٹیں نہ شائع کرنے کی وجہ مسئلہ کفر و اسلام بتلائی ہے مگر میرے خیال میں آپنے خود ہی اپنے سوال کا جواب بھی دیدیا ہے جب آپ فرماتے ہیں کہ خدا معلوم مفتی صاحب ہندو اخباروں کو اس قسم کی چٹھیات کیوں نہیں بھیجتے" بے شک خدا کو تو سب کچھ معلوم ہے مگر اتنا تو آپ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ میں آپکو ہندو یا عیسائی یا یہودی یقین نہیں کرتا۔ بلکہ آپ کو ایک ایسا شخص یقین کرتا ہوں جو کسی عیسائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور شریعت قرآن پاک کو سچا مان لینے کی خبر پر خوش ہو سکتا ہے اسلئے میں یہ خبر آپ کو بھیجتا ہوں۔ اور پرکاش یا نور افشان کو نہیں بھیجتا کیونکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسی خبر سے خوش نہ ہوگا بلکہ رنجیدہ ہوگا اور اسکو چھاپنا پسند نہ کریگا۔ اب آپکے مضمون سے معلوم ہوا کہ کسی انگریز عیسائی کے کلمہ گو ہو جانے اور نمازیں پڑھنے سے بھی آپ خوش نہیں ہو سکتے اگر ان عقاید کے ساتھ وہ انگریز جناب مرزا صاحب کے دعاوی کو سچا سمجھتا ہو۔ اور اس کا ماننا ضروری سمجھتا ہو۔ میری رائے میں آپکا یہ خیال اسلامی حجت اور اس وسعت حوصلہ کے خلاف ہے جو ایک جریدہ نویس کو دکھانا چاہئے۔ اگر بالفرض آپکے نزدیک ہم مرزا صاحب کو مان لینے میں غلطی پر ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن و حدیث کے ماننے میں تو غلطی پر نہیں ہیں۔ پس اس لحاظ سے کم از کم اوس حد تک تو ایک اسلامی جریدہ کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ ہماری مدد کرے لیکن ہم کوئی امداد بھی نہیں چاہتے۔ صرف آپ کو ایک خوشی کی خبر پہنچاتے ہیں آپ نہیں چاہنا چاہتے تو آپکی مرضی فی زمانہ مسلمان ایک امتیازی نام ہے اس قوم کا جو برخلاف یہود۔ نصاریٰ یہود وغیرہ کے نبی عربی علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام کو صادق یقین کرتے تھے اس لحاظ سے آپ مسلمان ہیں اور میرے اخبار بدر کو آپنے سالہا سال دیکھا ہوگا اسمیں مسلمانوں کا لفظ کن لوگوں پر اطلاق پاتا رہا۔ آپ خود غور فرما سکتے ہیں ہاں ہر زمانہ میں ایک ایسی جماعت ہوتی ہے جو کسی مامور من اللہ کی وساطت سے الٰہی تائید و نصرت کی وارث قرار دی جاتی ہے ہمارا ایمان ہے کہ وہ جماعت اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب کے جھنڈے تلے کھڑا ہونے والی ہے ایسی جماعت کا نام آپ مومن رکھیں مسلمان رکھیں اسرائیل رکھیں انصار رکھیں اپنے اپنے زمانہ قبولیت میں وہ سب مسلمان تھیں اور وہی مسلمان تھیں۔ مامور وقت کے مخالف کو آپ سنکر کہیں کافر کہیں یا بالفاظ خواجہ صاحب فاسق کہیں پھر اسکو اسرائیل یعنے خدا کا پہلوان نصاریٰ یعنے دین الٰہی کی نصرت کرنے والا یہودی یعنے ہدایت یافتہ۔ مسلمان یعنی فرمانبردار۔ مومن یعنے ماننے والا ہی بلحاظ قومی نام اور خاص عقائد کی تمیز کے کہیں کوئی حرج کی بات نہیں۔ اختصاراً میں نے سب باتیں عرض کر دی ہیں آگے آپ مالک ہیں۔ ۱۳ر نومبر ۱۹۱۷ء

(محمد صادق لنڈن)

احمدیہ کمیشن ایجنسی بمبئی ہمارے تاجر پیشہ بھائی بمبئی سے ہماری ایجنسی کی معرفت مال منگوایا کریں۔ انشاء اللہ بہت ارزان پڑیگا ہم نہایت ایمانداری سے مال روانہ کرینگے درمیانی کرایوں اور کمیشنوں سے بچاؤ ہوگا (۲) بالخصوص بلٹ (پیٹیاں) جنکی ضرورت اکثر چھاؤنیوں میں سپاہیوں کو اور دوکانداروں کو ہوتی ہے ہم بہت سستی مہیا کر سکتے ہیں (۳) ایجنسی کا کاروبار چلانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے کہ بچاس احباب دس دس روپے بطور قرض حسنہ دیں جو نیز وار ماہوار واپس ہوگا چنانچہ حضور نے اور بزرگان قادیان نے دس دس روپے میں میرا نام بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کر کے اطمینان کر لیں۔

حضرت صاحبزادہ کی سند۔ میاں فخر الدین صاحب مخلص اور معتمد آدمی ہیں۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ ایجنسی کا دفتر قادیان میں ہے اور جماعت کا دفتر بھی وہیں ہے۔ فخر الدین ملتانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۳)

آتا ہوں پرمٹ حاصل کر کے جہاز سے اتار لو۔

پس یہ مختصراً عام حالات سے میں بایں غرض آگاہ کیا ہے کہ بعض بے روزگار لوگوں میں سے کسی کو دینی اور دنیاوی رنگ میں مفاد حاصل ہو سکے۔ بہت سے جن کے ایک حد واقف ہیں۔ اسے متعلق تکالیف ہمیں ہوتی۔

موسم

ہاں موسم کی خرابی اور تبدیل آب و ہوا سے بعض کو دھڑکا لگتا ہوگا سو عرض یہ ہے کہ یہاں گرمی سردی قطعاً محسوس ہوتی ہی نہیں موسم بہار کا سا موسم رہتا ہے رات کو ایک چادر لیکر سونا سہل ہے پہلی سستی ہے خرچ خوراک میں بہت فرق نہیں تریگا پنجاب جیسا ہی خرچ اٹھتا ہے موسمی بخار کی شکایت بیشک ہوتی ہے لیکن لحیاظ سے بہت سا بچاؤ ہو جاتا ہے (۱) کہ مچھر سے بچاؤ ہے دھوئیں سے یا چھتری سے حفاظت ممکن ہے (۲) قبض نہ ہو (۳) دودھ کا استعمال بہت مفید ہے (۴) کونین یا چرائتہ کا استعمال (۵) پانی ابال کر پینا بہت مفید ہے لکڑی کی کثرت بیان سے باہر ہے گھر سے باہر جنگلات ہی جنگلات ہیں۔ گھر پر انڈنٹ کرا کر منگواؤ۔ تو تیئے روپیہ میں دس بارہ من پختہ لکڑی گھر پہنچ جاتی ہے نکوہا میں بھی ایسا ہی حال ہے۔

(نامہ نگار) معرفت ایڈیٹر فاروق قادیان۔ نوٹ۔ ہو صاحب مزید حالات دریافت کرنا چاہیں معرفت ایڈیٹر فاروق کریں اور ساتھ ۲ر کے ٹکٹ بھیجیں جواب منگوایا جا سکے۔

جنگ پر تبصرہ

۱۹۱۷ء کی کارروائیاں اس پروگرام سے بالکل مختلف نہیں جو بین الحلفا حربی کانفرنس میں تجویز کی گئیں روس کے انقلاب کی بنا پر جرمن، ہم تازہ دم ہو کر مغربی محاذ میں لے آئے روس نے اور اطالیہ کے واقعات نے برطانیوں اور فرانسیسوں پر اور زیادہ بوجھ ڈالدیا مگر پھر بھی برطانی فوجوں نے بہت سے کام کیا اور اپریل سے نومبر تک برابر جارحانہ کارروائی کرتے رہے البتہ تھوڑی دیر کے لئے موسم کی خرابی یا دوسری تیاریوں کی وجہ سے اس کو ترک کرنا پڑا۔ اس کارروائی میں ۵۹ ہزار قیدی۔ چار سو توپیں اور دو ہزار مشین گنیں ہمارے ہاتھ آئیں۔ اسلئے اگر فلینڈرز کے منافع کا خیال بھی نہ کیا جائے تو بھی دستاویز اطمینان بخش ہیں آر اس مسینز لینز اور پیرز کی لڑائیوں میں ۱۲۱۱ جرمن ڈویژنوں کو نصف سے کم برطانی فوجوں نے شکست دی

غزل

جناب میر ناصر نواب صاحب

یار کی شمشیر ابرو تن گئی
عاشق بیکس کی اب گردن گئی

جب سے ہمنے صلح کی ہے یار سے
ساری دنیا سے لڑائی ٹھن گئی

صدق کو جب سے کیا ہے اختیار
جان پر گویا مصیبت بن گئی

اس پری کو مجھ سے ہے لیا انتقام
میں گیا کعبے تو وہ لندن گئی

جب سے آیا ہے مسیح احمدی
مادری کو بھول سب سرمن گئی

ہے خزاں گلشن کے حق میں اک بلا
گل گیا نرگس گئی سوسن گئی

نامہ شوق آپ ہمنے رکھ دیا
لے کے کنٹھا جب وہ ماں لن گئی

رفتہ رفتہ ہو گئی بے باک وہ
پہلے سر دہ بعد میں چلمن گئی

ہاتھ اسنے رکھدیا سینے پر جب
تب ذرا ٹھنڈک پڑی کھولن گئی

جب کیا اسنے اشارہ آنکھ کا
بس الٹ فوراً صف دشمن گئی

تو بھی چل ناصر کہ سنتا ہوں وہاں
ہے شراب ناب سو گیلن گئی

دیکھنا اسوقت انگریزی جلال
فاتحانہ فوج جب جرمن گئی

(فاروق)

خزینہ فضل اکسیر جنمیں چشمہ حیات ہے

یعنی

تریاقی گولیاں

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں ہمنے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور ایمانداری کیساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم الامۃ مولٰنا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کا وہ مجرب نسخہ کمال محنت سے طیار کیا ہے جس سے کئی گھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں جو پیارے بچوں سے خالی تھے وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے اکھڑاہ کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دار البقا لے لیتی تھی جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور نا امید ہو چکے تھے محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں آپ بھی نا امید نہ ہوں خدا پر بھروسہ رکھو اور تریاقی گولیوں کو استعمال کراؤ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا فرماویں۔ قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ سب فائدہ اٹھا دیں قیمت فیتولہ ۴ عدد

اصلی میرا اور قمیر کا سرمہ

تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے یعنے دہند جالا۔ پڑوال۔ کوکے ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے قیمت فیتولہ (تین روپے) ہے

المشتہر

نظام جان و عبدالرحمن کاغانی قادیان گورداسپور